فہرست مخطوطات

کتبخانہ ادارۂ تحقیقات اسلامی

محمد طفیل

مخطوطہ نمبر ۵۱ — داخلہ نمبر ۳۷۹۷

نام کتاب شرح الفیہ ابن سینا — فن طب

تقطیع سم $\frac{۸\frac{۱}{۲} \times ۵\frac{۱}{۲}}{۶ \times ۳\frac{۱}{۲}}$ سطر فی صفحہ ۲۱ — حجم ۱۵۲ اوراق

مصنف ابو الولید محمد بن محمد بن احمد ابن رشد الاندلسی المعروف بالحفید۔

کاتب نے اپنا نام تحریر نہیں کیا۔ — تاریخ کتابت اوائل رجب ۱۲۵۷ھ

کاغذ دیسی کاہی — روشنائی، سیاہ صمغ دودی عناوین سرخ

خط مغربی — زبان عربی

اس مخطوطہ کی ابتداء ان الفاظ سے ہوتی ہے:۔

اما بعد حمد اللہ المنعم بحیاۃ النفوس وصحۃ الاجسام، الشافی من الداء المفصلۃ والاسقام، بما رکب فی البشر من القوی الحافظۃ للصحۃ والمبرئۃ من الآلام۔

اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں:۔

انتہی بحمد اللہ وحسن عونہ وکان الفراغ من کتابتہ فی اوائل رجب الفرد الاصب من سنۃ سبع وخمسین ومائتین والف، (۱۲۵۷)

"ارجوزہ فی الطب" کے نام سے جو قصیدہ فن طب میں عام طور سے پایا جاتا ہے اور اس کی نسبت الشیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ ابن ابی سینا المتوفی ۴۲۸ھ کی طرف کی جاتی ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کی نسبت ابن سینا کی طرف صحیح نہیں ہے۔ وہ یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ شیخ الرئیس کی وفات کے بعد کسی شاعر نے ان کی کتاب "القانون فی الطب" کو مختصراً منظوم کر دیا ہے۔ زیر تبصرہ نسخہ ابو الولید محمد بن احمد بن رشد المالکی متوفی ۵۹۵ھ

کی اسی قصیدہ کی شرح ہے جو انھوں نے خود لکھی یا کسی کو املا کرائی۔ اس قصیدہ کی اور بھی شروح لکھی گئی ہیں۔ بہرحال اگر کسی اور نے یہ نظم لکھی ہے۔ تو اس کا زمانہ تحریر ۴۲۸ھ کے بعد اور ۵۹۶ھ کے پہلے ہونا چاہیئے۔ اس جگہ یہ ذکر بھی مناسب ہوگا کہ آٹھویں صدی ہجری کے ایک بزرگ شیخ احمد بن الحسن الخطیب القسنطینی نے ۷۱۲ھ میں فن طب پر ایک طویل قصیدہ لکھا ہے۔ اس کا نام بھی "ارجوزۃ فی الطب" ہے۔ اس قصیدے میں تین سو بیس اشعار ہیں۔ حاجی خلیفہ چلپی متوفی ۱۰۶۷ھ نے اپنی مشہور کتاب "کشف الظنون" میں اس دوسرے ارجوزے کا ذکر کرتے ہوئے اس کے اشعار کی تعداد "شک" یعنی ۳۲۰ بتائی ہے۔

دوسری بات اس جگہ تصحیح طلب یہ ہے کہ ابن رشد کے نام سے دو عظیم المرتبت علماء مشہور ہیں۔ (۱) الفقیہ العلامہ ابو الولید محمد بن احمد القرطبی المتولد ۴۵۰ھ و المتوفی ۵۲۰ھ۔ یہ ابن رشد "الجد" کہلاتے ہیں۔ یہ بہت بڑے فقیہ، قاضی اور مصنف تھے۔ (۲) ابن رشد الحفید، یہ سابق الذکر ابن رشد کے پوتے ہیں۔ ان کی کنیت بھی ابو الولید ہے۔ ان کا پورا نام محمد بن احمد بن محمد بن احمد المالکی القرطبی ہے۔ یہی مشہور فلسفی اور مالکی فقہ کے ممتاز فقیہ ہیں۔ ابن رشد الحفید اپنے دادا ابن رشد الجد کی وفات سے صرف ایک ماہ پہلے ۵۲۰ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اور پچھتر سال کی عمر میں ۵۹۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ یہ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں بدایۃ المجتہد اور تہافت التہافت بھی داخل ہیں۔ یہی وہ مشہور فلسفی ہیں، جن کا نام بگاڑ کر اہل یورپ نے اویراس کر دیا ہے۔

الارجوزۃ فی الطب کے نام سے ایک اور کتاب بھی ہے۔ جو ایک ترکی عالم اور طبیب خضر بن علی الخطاب حاجی پاشا کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب غالباً ۱۳۰۱ھ میں آستانہ سے چھپی تھی اور خود مصنف بھی غالباً تیرھویں صدی ہجری کے اواخر کا عالم ہے۔

بو علی سینا کی طرف جو ارجوزہ منسوب ہے وہ ۱۲۶۱ھ میں لکھنؤ میں "الارجوزۃ السینائیہ" کے نام سے ۹۶ صفحات میں چھپا تھا۔ ابن رشد کی زیر تبصرہ شرح ارجوزہ کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ کتاب تا حال چھپی ہے یا نہیں۔ زیر نظر نسخہ بہت اچھی حالت میں ہے اور مکمل ہے۔ سرخ روشنائی سے اصل متن لکھا ہے۔ اور شرح کی عبارت کے لیے خطی روشنائی استعمال کی گئی ہے جو گیہوں جلا کر بنائی جاتی ہے۔ اس نسخہ کو دیگر نسخوں سے مقابلہ کر کے طبع کیا جا سکتا ہے۔